اسلامی تہذیب میں خاندانی نظام:

خاندان ہی وہ مضبوط قلعہ ہے جو اپنے مالک کی حفاظت کرتا ہے، انسان اس وقت تک طاقتور اور مضبوط نہیں سمجھا جاتا ہے جب تک کہ اس کے پیچھے ایک خاندان نہ ہو جو اس کی حمایت کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہو۔ اسلامی نقطہ نظر سے خاندان کا مطلب ایسا خاندان ہے جو اللہ کے احکام واوامر پر عمل پیرا ہو اور خاندان ہی اس معاشرہ کا پہلا زینہ ہے جو اللہ کی شریعت اور اس کے منہج کی پیروی کرتا ہے۔

اسلامی خاندان کی تعمیر میں شادی کا بنیادی رول ہے

شادی ہی وہ صحیح اور شرعی راستہ ہے جس سے اسلامی خاندان کی بنیاد پڑتی ہے، اسلام نے شادی کرنے پر بہت رغبت دلائی ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦٓ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَٰجًا لِّتَسْكُنُوٓا۟ إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ ﴾ (الروم: ٢١)

"اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہارے جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمھارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی، یقینا اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ» (بخاری ومسلم)

" اے نوجوانوں کی جماعت' تم میں سے جسے نکاح کرنے کی استطاعت ہو اسے نکاح کرنی چاہیے کیونکہ نکاح نگاہ کو بچانے والا اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے والا ہے، اور جسے اس کی استطاعت نہ ہو اسے روزے کا اہتمام اور التزام ضروری ہے اس لئے کہ روزہ اس کے لئے ڈھال ہے"۔

شادی کے بے شمار فوائد ہیں

١- شادی نسل کی بقا اور اس کی حفاظت کے لئے جائز طریقہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالی زمین کو آباد رکھتا ہے اور اس پر اپنے کرم کی بارش کرتا ہے۔

٢- نسب کو گڈمڈ ہونے سے بچاتا ہے کیونکہ نسب کی بنیاد پر دوسرے حقوق مرتب ہوتے ہیں جیسے میراث اور محرم وغیر محرم کی پہچان۔

۳- شادی معاشرہ کو عصمت فروشی، زنا، لواطت اور اس قسم کی دوسری برائیوں سے محفوظ رکھتی ہے کیونکہ یہ برائیاں معاشرہ کو برباد کر دیتی ہیں۔

۴- شادی انسان کی فطری ضرورت ہے اور اس سے انحراف ایک غیر فطری عمل ہے۔

شادی کے مطلوبہ مقاصد اس وقت پورے ہوتے ہیں جب اس میں سچی نیت شامل ہو اور شوہر نان نفقہ پر قادر ہو۔ ایک مسلمان کے نزدیک شادی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات کو پاک رکھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ اسی لئے مسلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی نیت درست رکھے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ» (مسلم) "اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے میں صدقہ ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ' ہم میں سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے یعنی اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے تو کیا اس میں ثواب ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں دیکھو اگر اس نے حرام کام میں اسے استعمال کیا تو اس کے لئے وبال ہے کہ نہیں؟ اسی طرح جب حلال کام میں استعمال کرتا ہے تو ثواب ہوتا ہے"۔

اسلام نے شادی کے مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لئے بے شمار اصول وضوابط بنائے ہیں۔ چند درج ذیل ہیں:

شادی سے پہلے پیغام دینا (منگنی کرنا)

پیغامِ نکاح محض شادی کا وعدہ ہے، دین حنیف نے شادی کرنے والے شخص کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ اپنی ہونے والی بیوی پر شادی سے پہلے ایک نگاہ ڈال لے تاکہ معاملہ بالکل واضح ہو۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: «انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا» (ترمذی نسائی اور ابن ماجہ)

"اسے دیکھ لو تمہارے درمیان باہمی محبت کو قائم کرنے کے لئے یہ زیادہ مناسب ہے"۔

مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ محض منگنی سے پہلے سے حرام شدہ چیز حلال نہیں ہوگی لہذا دونوں لوگ اجنبی رہیں گے آدمی کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنی منگیتر سے تنہائی میں ملے یا بغیر محرم کے اس کے ساتھ سفر کرے اور کسی شخص کے لئے یہ بھی جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغام دے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: « وَلاَ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، حَتَّى يَتْرُكَ الخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الخَاطِبُ» (بخاری ومسلم)

"کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغام نہ بھیجے جب تک کہ پہلا پیغام رساں اپنا پیغام چھوڑ دے یا دوسرے کو اس کی اجازت نہ دے دے"۔

اگر کوئی شخص کسی کو پیغام دے اور اس کے اہل خانہ اس کا جواب نہ دیں پھر دوسرا شخص لاعلمی میں اسے پیغام بھیجے اور گھر والے اسے قبول کرلیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پیغام کو چھپانا مستحب ہے تاکہ فساد پھیلانے والے لوگ اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ کبھی کبھی اللہ کی توفیق شامل نہیں ہوتی ہے اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کو چھوڑ دیتا ہے جسکی وجہ سے منگیتر کو حرج محسوس ہوتا ہے لیکن عقد کا معاملہ مختلف ہوتا ہے کیونکہ اس میں اعلان کرنا اور گواہ بنانا واجب ہے۔

بیوی کا انتخاب کرنا

اسلام نے نوجوانوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ بیوی کا انتخاب کرتے وقت چند شرطوں کا خیال رکھیں۔

دینداری: نبی کریم ﷺ دیندار اور اسلامی تعلیمات وآداب کی پابند لڑکی کو پسند کرنے کی ترغیب دلاتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: " تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ " (بخاری ومسلم)"عورت سے نکاح چار اسباب سے کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کیوجہ سے، اس کے خاندان کیوجہ سے، اس کے حسن وجمال کیوجہ سے اور اس کے دین کی بناپر، پس تجھے دیندار کو حاصل کرنا چاہیے اور اگر تو نہ مانے تو تیرے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہونگے"۔

اچھی سیرت : یہ بات کسی سے مخفی نہیں ہے کچھ اچھائیاں بچوں کو وراثت میں ملتی ہیں اور کچھ تربیت کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں لہذا شریعت کا پابند گھر اپنی اولاد کو اچھے اخلاق اور اطاعت کا پابند بنائے گا۔

کنواری لڑکی سے شادی کرنا : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کیا ایک بیوہ عورت سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کنواری عورت سے کیوں نہ کی کہ اس کے ساتھ تم کھیل کود کرتے۔ میں نے عرض کیا کہ میرے والد غزوہ احد میں شہید ہوگئے اوران کی نو بیٹیاں تھیں اسے لئے میں نے بہنوں کے عمر کی لڑکی سے شادی نہیں کی بلکہ میں نے ایک ایسی لڑکی سے شادی کی جو ان کے کام میں ہاتھ بٹائے اور ان کی اصلاح کرے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں برکت نصیب کرے۔(بخاری ومسلم)

اگرچہ اسلام نے کنواری لڑکی سے شادی کرنے کی ترغیب دی ہے لیکن اسے واجب نہیں کیا ہے اور بعض حالات میں بیوہ عورت کو کنواری پر ترجیح دی ہے جیسا کہ حدیث جابر میں اوپر گزر چکا ہے۔

زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرنا: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: «تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ» (ابوداود) "بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی خواتین سے نکاح کرو اس لئے کہ میں تمہاری کثرت کی بدولت قیامت کے دن دوسرے انبیاء پر فخر کرنے والا ہوں"۔ اسلام کی عظمت اور اس کی رحمت میں یہ

بات پائی جاتی ہے کہ اگرچہ اسلام نے زیادہ چاہنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری عورتوں سے بھی بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے جو ان کے لئے مقدر کر دیا ہے اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے اور ممکن ہو کہ ان میں وہ صفات اور صلاحیت موجود ہوں جو ان چیزوں سے کہیں بڑھکر ہوں جن سے وہ محروم کر دی گئی ہیں۔

شوہر کا انتخاب کرنا

جس طرح اسلام نے مرد کے لئے کچھ اصول وضوابط بنائے ہیں جنکی بنیاد پر وہ بیوی کا انتخاب کرتا ہے اسی طرح عورت کے لئے بھی کچھ اصول وضوابط ہیں جنکی بنیاد پر وہ شوہر کا انتخاب کرتی ہے۔ وہ تمام صفات مردوں میں بھی پائی جانی چاہیے جو عورتوں کے لئے ضروری ہیں اور وہ چند صفات درج ذیل ہیں۔

- وہ دیندار ہو۔
- اچھی سیرت کا حامل اور امانت دار ہو۔
- ذمہ داری اٹھانے کے قابل ہو۔

یہ تمام خوبیاں حدیث نبوی سے معلوم ہوتی ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: «إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَأَنْكِحُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ وَفَسَادٌ» (ترمذی) "جب تمہیں ایسا شخص نکاح کا پیغام دے جسکی دینداری تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہ کروگے تو زمین میں بہت فتنہ بپا ہو گا"۔

شوہر اگر بیوی کے ہم عمر ہو تو مستحب ہے۔ حدیث میں ہے خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَاطِمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهَا صَغِيرَةٌ» فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ(نسائی)

ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ چھوٹی ہے اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے اپنی بیٹی کی ان سے شادی کر دی۔